39188- عورت كا مردوں كى امامت كرانے ميں حكم

سوال

نماز جمعہ وغيرہ ميں عورت كا مردوں كى امامت كرانے ميں كيا حكم ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ وتعالى نے مردوں بعض فضائل اور احكام كے ساتھ مخصوص كيا ہے، اور اسى طرح عورتوں كو كچھ فضائل اور احكام سے خاص كيا ہے، چنانچہ كسى بھى مرد كے ليے جائز نہيں كہ وہ اس چيز كى تمنا كرے جو عورتوں كے ساتھ خاص ہے، اور كسى بھى عورت كے ليے جائز نہيں كہ جو فضيلت مردوں كو دى گئى ہے اس كى تمنا كرتى پھرے، كيونكہ يہ تمنا اللہ تعالى پر اس كى شريعت اور حكم ميں اعتراض كا موجب ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

{اور اس چيز كى آرزو نہ كرو جس كے باعث اللہ تعالى نے تم ميں سے بعض كو بعض پر فضيلت دى ہے، مردوں كا اس ميں حصہ ہے جو انہوں نے كمايا اور عورتوں كے ليے اس ميں حصہ ہے جو انہوں نے كمايا، اور اللہ تعالى سے اس كا فضل مانگو، يقينا اللہ تعالى ہر چيز كا جاننے والا ہے} النساء (32).

سعدى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

" اللہ تعالى مومنوں كو ممكن اور غير ممكن امور ميں ايک دوسرے پر دى گئى فضيلت كى آرزو اور تمنا كرنے سے منع كر رہا ہے، چنانچہ عورتيں مردوں كے خصائص جن كى بنا پر انہيں عورتوں پر فضيلت دى گئى ہے كى آرزو مت كريں، اور نہ ہى فقر و نقص والا شخص غنى اور كامل شخص كى حالت كى صرف مجرد تمنا كرے، كيونكہ يہ بعينہ حسد ہے... اور اس ليے كہ يہ اللہ تعالى كى تقدير پر ناراضگى كا متقاضى ہے " انتہى

مرد كو جو خصوصيات اللہ تعالى نے دى ان ميں وہ عبادات شامل ہيں جو قوت و طاقت كى محتاج ہيں، مثلا جھاد، يا پھر ولايت مثلا امامت وغيرہ... الخ يہ مرد كے ساتھ خاص ہيں، عورتوں كا ان ميں كوئى دخل نہيں.

اس كے بہت سے دلائل ہيں جن ميں سے چند ايک يہ ہيں :

1- اللہ تعالى كا فرمان ہے :

{مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے ايک كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے} النساء (34).

امام شافعى رحمہ اللہ تعالى " الام " ميں كہتے ہيں :

"جب عورت مردوں، عورتوں اور بچوں کو نماز پڑھائے تو عورت کی نماز ادا ہو جائیگی، اور مردوں اور بچوں کی نماز ادا نہیں ہوگی؛ کیونکہ اللہ عزوجل نے مردوں کو عورتوں پر حکمران بنایا ہے، اور عورتوں کو ولی بننے سے قاصر رکھا ہے، اور کسی بھی حالت میں کبھی بھی عورت کا مرد کی امام بننا جائز نہیں" انتہی

دیکھیں: الام (191/1).

سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عورتوں پر مردوں کو کئی ایک وجوہات کی بنا پر فضیلت دی گئی ہے:

ولی صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے، اور نبوت و رسالت بھی مردوں کے ساتھ خاص ہے، اور مردوں کو بہت عبادات میں بھی خصوصیت حاصل ہے، مثلا جھاد، عیدین، جمعہ، اور اللہ تعالی نے مردوں کو عقل و دانش اور صبر و تحمل کی خصوصیت سے بھی نوازا ہے جو عورتوں میں نہیں" انتہی

2- اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

.{اور ان (عورتوں) کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے}. البقرۃ (228).

سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے"

یعنی رفعت و ریاست، اور اس پر زیادہ حق حاصل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

.{مرد عورتوں پر حاکم ہیں}.

نبوت و قضاء اور امامت صغری اور کبری اور باقی ہر قسم کا ولی ہونا مردوں کے ساتھ ہی مختص ہے" انتہی

3- امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ قوم ہرگز کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی جو اپنا حکمران عورت کو بنا لے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4425).

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عمومی ولایت اور سربراہی عورت کو نہیں مل سکتی اس کو یہ سونپنا جائز نہیں، اور امامت بھی عمومی ولایت میں شامل ہوتی ہے.

4- ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو، اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں"

سنن ابو داود حدیث نمبر (576) مسند احمد حدیث نمبر (5445) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

صاحب عون المعبود کہتے ہیں :

"اوران کے لیے ان کے گھر زیادہ بہتر ہیں"

یعنی ان کا اپنے گھروں میں نماز ادا کرنا مسجدوں میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اگر وہ اس کا علم رکھیں، لیکن انہیں علم نہیں اور وہ مسجد میں جانے کی اجازت مانگتی ہیں، اور یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ ان کا مسجدوں میں نماز ادا کرنا زیادہ اجروثواب کا باعث ہے.

ان کی گھروں میں نماز افضل اور بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے فتنہ وفساد سے امن میں رہتی ہیں، اوراس کی تاکید اس سے بھی ہوتی جو آج عورتوں نے بے پردگی اور زیبائش کرنا شروع کردی ہے" انتہی

5-امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مردوں کی سب سے بہترین صف پہلی صف ہے، اورسب سے بری آخری، اور عورتوں کی سب سے بہترین صف آخری اورسب سے بری پہلی صف ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"مردوں کی صفوف اپنے عموم پر ہی ہیں کہ اس میں سب بہتر پہلی صف اورسب سے بری آخری صف ہے، اور عورتوں کی صفوف کے متعلق جو حدیث میں بیان ہوا ہے اس سے مراد وہ صفیں ہیں جو عورتیں مردوں کے ساتھ نماز ادا کریں، لیکن اگر وہ مردوں سے علیحدہ نماز ادا کریں، نہ کہ مردوں کے ساتھ تو یہ مردوں کی طرح ہی ہوگی، یعنی ان کی پہلی صف سب سے افضل اور آخری سب سے بری ہے.

مردوں اور عورتوں کی صف بری سے مراد کم از کم اجروثواب اور فضیلت، اور شرعی مطلوب سے زیادہ دور ہے، اور سب سے بہتر صف اس کے برعکس ہے، مردوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہونے والی عورتوں کی سب سے آخری صف کو اس لیے فضیلت دی گئی ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ خلط ملط ہونے اور انہیں دیکھنے، اوران کی حرکات وسکنات دیکھ کر اوران کی کلام سن کر ان سے دل لگانے کے تعلق سے بہت دور ہیں، اوران کی پہلی صفوں کی مذمت اس کے برعکس ہونے کی بنا پر ہے. واللہ اعلم. انتہی

چنانچہ جب عورت گھر میں نماز پڑھنے اور مردوں سے دور رہنے کی مامور ہے، اور عورتوں کی سب سے پہلی صف بری ہے، کیونکہ وہ مردوں کے زیادہ قریب تھی، توپھر شرعی حکمت کے یہ کیسے لائق ہے کہ عورت مردوں کے آگے نماز پڑھتی پھرے، حالانکہ شریعت اسے مردوں سے دور رہنے کا حکم دے رہی ہے ؟!!

6-امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جسے نماز میں کچھ پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب سبحان اللہ کہا جائیگا تو اس کی طرف التفات کیا جائیگا، اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (684) صحیح مسلم حدیث نمبر (421)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" گویا کہ عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ نماز میں فتنہ کے خدشہ سے مطلقا آواز پست رکھنے کی مامور ہیں" انتہی

چنانچہ امام کے بھولنے کی صورت میں عورت کو بول کر امام کو متنبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، بلکہ وہ تالی بجا کر متنبہ کرے گی، تا کہ مردوں کی موجودگی میں وہ آواز بلند نہ کرے، تو پھر مردوں کو نماز کیسے پڑھا سکتی ہے اور کیسے نماز جمعہ کا خطبہ دے سکتی ہے ؟!

7-امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

انہوں نے اوران کی نانی اور یتیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی وہ بیان کرتے ہیں :

"چنانچ میں نے اور یتیم بچے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(658).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اس حدیث میں ہے کہ عورت مردوں کے ساتھ صف نہیں بنائے گی، اس کی اصل یہ ہے کہ اس سے فتنہ میں پڑنے کا خدشہ ہے" انتہی

چنانچہ جب عورت صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہوگی اور مردوں کے ساتھ ان کی صف میں کھڑی نہیں ہوسکتی تو پھر وہ آگے بڑھ کر امامت کراتے ہوئے انہیں نماز کیسے پڑھا سکتی ہے ؟!

عون المعبود میں ہے :

اس میں دلیل ہے کہ عورت کے لیے مردوں کے امامت کرانی جائز نہیں کیونکہ جب اسے مردوں کے برابر صف میں کھڑا ہونے سے منع کیا گیا ہے تو پھر اس کا آگے ہونا زیادہ ممنوع ہوگا" انتہی بتصرف

8-چودہ صدیوں سے مسلمانوں کا اس پر عمل رہا ہے کہ عورت مردوں کی امامت کے منصب پر فائز نہیں ہوئی.

دیکھیں بدائع الصنائع (289/2).

جس نے اس کی مخالفت کی وہ مسلمانوں کے طریقہ کی مخالفت کر رہا ہے، اور پھر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی بھی ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے، اور مومنوں کے طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ کی پیروی کرے ہم اسے اسی طرف ہی متوجہ کر دینگے جدھر وہ متوجہ ہوا اور اسے جہنم میں ڈالیں گے، اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے}.النساء (115).د

ذیل میں علماء کرام کے چند ایک اقول پیش کیے جاتے ہیں :

الموسوعۃ الفقھیۃ میں ہے :

"مردوں کی امامت کے لیے شرط ہے کہ امام مرد ہو، چنانچہ مردوں کے لیے عورت کا امام بنا صحیح نہیں، فقہاء کرام کے مابین یہ متفقہ مسئلہ ہے" انتھی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (205/6).

ابن حزم رحمہ اللہ "مراتب الاجماع" میں رقمطراز ہیں :

"اس پر متفق ہیں کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کرواسکتی، مردوں کو اس کے عورت ہونے کا علم ہو، اور اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو بالاجماع ان کی نماز باطل ہے"

دیکھیں : مراتب الاجماعت صفحہ نمبر (27).

اور "المحلی" میں لکھا ہے :

"عورت کسی ایک مرد اور نہ ہی ایک سے زیادہ مردوں کی امامت نہیں کرواسکتی، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور پھر نص میں یہ بھی بیان ہوا کہ عورت اگر مرد کے آگے سے گزر جائے تو مرد کی نماز توڑ دیتی ہے... اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ مردوں کے پیچھے کھڑی ہو خاص کر نماز میں.

اور خاص کر نماز میں امام یا تو مقتدیوں سے آگے یا مقتدی کے ساتھ صف میں کھڑا ہوتا ہے... ان نصوص سے عورت کا مردوں کی امام بننا یقینا باطل ثابت ہوتا ہے" انتہی

دیکھیں : المحلی ابن حزم (167/2).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی "المجموع" میں لکھتے ہیں :

"ہمارے اصحاب اس پر متفق ہیں کہ عورت کے پیچھے نہ تو بالغ مرد کی اور نہ ہی بچے کی نماز جائز ہے.... چاہے مردوں کی امامت کے لیے عورت کی امامت میں مانع فرضی نماز ہو یا تراویح اور ہر قسم کے نوافل، ہمارا اور سلف و خلف جمہور علماء کرام کا مسلک یہی ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے فقہاء سبعہ مدینہ کے فقہاء سے یہی بیان کیا ہے، اور امام مالک، امام ابو حنیفہ سفیان، امام احمد، اور داود رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے...

پھر اگر عورت کسی اور مرد یا زیادہ آدمیوں کی امامت کروائے تو ان کی نماز باطل ہو جائے گی، لیکن عورت اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والی عورتوں کی سب نمازوں میں نماز صحیح ہے، لیکن اگر اس نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی تو اس میں دو وجھیں ہیں :

ان میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ : اس کی نماز نہیں ہوتی، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ : اس کی نماز ظہر کی ہوگی، اور کفائت کرے گی، یہ شیخ ابو حامد کا قول ہے، جو کچھ نہیں. اللہ اعلم

دیکھیں : المجموع للنووی (152/4).

اور "الانصاف" میں ہے :

قولہ : (مرد کے لیے عورت کی امامت صحیح نہیں)

یہ مطلق یعنی امام احمد رحمہ اللہ کا مطلق مذہب ہے، المستوعب میں ان کا کہنا ہے : مذہب میں یہ صحیح ہے" انتہی.

دیکھیں : الانصاف (265/2).

اور اس مسئلہ میں سب سے سخت مذہب مالکیہ کا ہے، وہ عورت کی امامت کو ممنوع قرار دیتے ہیں، حتی کہ عورت عورتوں کی امامت بھی نہیں کرواسکتی، اور وہ امامت کے لیے مطلقا مرد ہونے کی شرط لگاتے ہیں.

چنانچہ "الفواکہ الدوانی" میں ہے :

" یہ علم میں رکھیں کہ امامت کے لیے کچھ شروط کمال ہیں، اور کچھ شروط صحت ہیں.

امامت صحیح ہونے کی تیرہ شرطیں ہیں : ان میں سے پہلی ذکورہ محققہ یعنی یقینی مرد ہونا ہے، چنانچہ عورت اور خنثی مشکل (ہیجڑہ) کی امامت صحیح نہیں ہوگی، عورت جس نے امامت کرواتے ہوئے نماز ادا کی ہے اس کے علاوہ باقی سب کی نماز باطل ہوجائيگی " انتہی

دیکھیں : الفواکہ الدوانی (204/1).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص نے عورت کی امامت میں عصر کی نماز ادا کی اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

" عورت کے لیے مرد کی امامت کروانا جائز نہیں، اور بہت سے دلائل کی بنا پر اس کے پیچھے مرد کا نماز ادا کرنا صحیح نہیں، مذکورہ شخص کو نماز لوٹانا ہوگی "

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (130/12).

دوم :

اور جس نے ابوداود کی حدیث پر اعتماد کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنے گھر والوں کی امامت کرانے کی اجازت دی تھی "

سنن ابوداود حدیث نمبر (591).

ان کا کہنا ہے کہ : وہ اپنے گھر والوں کی امامت کروایا کرتی تھیں جن میں مرد اور بچے بھی شامل تھے، علماء کرام نے اس کے کئی ایک جواب دیے ہیں :

1- یہ حدیث ضعیف ہے.

حافظ رحمہ اللہ تعالی " التلخیص " میں کہتے ہیں : اس کی سند میں عبد الرحمن بن خلاد ہے جس میں جہالت پائی جاتی ہے " انتہی

دیکھیں : التلخیص صفحہ نمبر (121).

اور " المنتقی شرح الموطاء " میں ہے :

" یہ حدیث ان میں سے ہے جس پر اعتماد ضروری نہیں " انتہی

2- اگر حدیث صحیح بھی ہو تو اس سے مراد یہ ہے کہ : وہ اپنے گھر میں سے عورتوں کی امامت کروایا کرتی تھیں.

3- یہ ام رقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ خاص ہے، ان کے علاوہ کسی اور کے لیے مشروع نہیں.

4- بعض علماء کرام نے اس سے مرد کے لیے عورت کی امامت کا جواز لیا ہے، لیکن یہ ضرورت کے وقت ہے، اور ضرورت کا معنی یہ ہے کہ کوئی مرد اچھی طرح سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو"

دیکھیں: حاشیۃ ابن قاسم (313/2).

مزید دیکھیں: المغنی (33/3).

واللہ اعلم.